از عدالتِ عظمیٰ

شریمتی نوٹن اروند

بنام

یونین آف انڈیا و دیگر

تاریخ فیصلہ: 15 جنوری 1996

[کے راما سوامی اور جی۔ بی۔ پٹنائک، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

سنٹرل سول سروسز۔ترقی۔ محکمہ جاتی ترقی کمیٹی۔ انتخاب کا دائرہ۔سنیارٹی کی بنیاد پر 12 مئی 1988 سے پہلے۔۔اس کے بعد جاری کی گئی انتظامی ہدایات۔ خفیہ رپورٹس کی بنیاد پر درجہ بندی "بہت اچھا" اور "اچھا" کا جائزہ لیا گیا۔ 'بہت اچھے' کو ترقی ۔ پینل میں لفظ 'اچھا' کوئی بھی شامل نہیں۔ درست قرار پایا۔عدالت اپیلٹ اتھارٹی کے طور پر ڈی پی سی کی طرف سے کی گئی تخمینہ کاری پر نہیں بیٹھے گی۔ خفیہ رپورٹیں لکھنے کے اہل افسران۔ یہ ڈی پی سی کا کام تھا کہ وہ اس وقت غور کرے جب متعلقہ امیدوار کا تخمینہ کاری لیا جائے۔

یونین آف انڈیا وغیرہ بنام ماجی جنگامیا وغیرہ، [1977] 2 ایس سی آر 28، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2546، سال 1996۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، نئی دہلی کے او اے نمبر 1796، سال 1989 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ڈاکٹر اشوک اگروال اور پی ڈی شرما۔

جواب دہندگان کے لیے کے لہری، پی پی سنگھ اور ایس این ترڈول۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 22 دسمبر 1994 کے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، پرنسپل بینچ، نئی دہلی کے او اے نمبر 1796، سال 1989 کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

ہم نے جواب دہندگان کو نوٹس جاری کیا تھا کہ وہ اس عدالت کو یہ دکھائیں کہ آیا ترقی کے لیے غور قابلیت اور صلاحیت یا سنیارٹی معہ قابلیت پر تھا اور ڈی پی سی کے ذریعے افسران کی درجہ بندی میں کون سا اصول اختیار کیا گیا تھا۔ مذکورہ نوٹس کے مطابق، یونین آف انڈیا کے فاضل وکیل نے حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کو ہمارے نوٹس میں لایا ہے اور یہ 12 مئی 1988 سے پہلے رائج تھی۔ 17 مئی 1957 کے حکومت کے میمورنڈم میں موجود انتظامی ہدایات جسے اس عدالت نے یونین آف انڈیا وغیرہ بنام ماںجی جنگامیا وغیرہ، [1977] 2 ایس سی آر 28 میں منظور کیا تھا۔ اس عدالت نے ان ہدایات میں طے شدہ معیارات کو قبول کر لیا تھا جو مندرجہ ذیل تھے:

"1. معیار کے طور پر قابلیت پر زیادہ زور دیا جانا چاہیے۔

2. محکمہ جاتی ترقی کمیٹی کو پہلے انتخاب کے شعبے کا فیصلہ کرنا چاہیے، یعنی ترقی کے منتظر اہل افسران کی تعداد جن کو منتخب فہرست میں شامل کرنے کے لیے غور کیا جانا چاہیے۔ بقایا قابلیت کے افسر کو فہرست میں شامل کیا جا سکتا ہے چاہے وہ پسند کے عام شعبے سے باہر ہی کیوں نہ ہو۔

3. جہاں بھی ممکن ہو انتخاب کا دائرہ متوقع آسامیوں کی تعداد سے 5 سے 6 گنا زیادہ ہونا چاہیے۔

4. ایسے افسران میں سے جن کو ترقی کے لیے نااہل سمجھا جاتا ہے انہیں خارج کر دیا جانا چاہیے اور بقیہ کو قابلیت کی بنیاد پر 'بقایا' 'بہت اچھا' اور 'اچھا' کے طور پر درجہ بند کیا جانا چاہیے جیسا کہ ان کے متعلقہ ملازمت کے ریکارڈ سے طے ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہر زمرے میں سنیارٹی کو متاثر کیے بغیر ان تینوں زمروں کی ترتیب کے نام رکھ کر منتخب فہرست تیار کی جانی چاہیے۔

5. اس طرح کی منتخب فہرست سے ترقی زسختی سے اسی ترتیب میں کی جانی چاہئیں جس ترتیب میں نام آخر کار ترتیب دیے گئے ہوں۔ جن افراد کو ترقی دی گئی ہے ان کے ناموں کو فہرست

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

سے ہٹانے اور نئے ناموں کو شامل کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً منتخب فہرست کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔

مندرجہ بالا ہدایات پر غور کرنے پر، اس عدالت نے اس طرح فیصلہ دیا تھا:

"ترمیم شدہ قواعد سے پہلے ہونے والی آسامیاں پرانے قواعد کے تحت ہوں گی نہ کہ ترمیم شدہ قواعد کے تحت۔ دونوں فریقوں کے وکیل کے ذریعے یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اب سے سب رجسٹرار، درجہ II کے عہدے پر ترقی زونل بنیادوں پر نئے قوانین کے مطابق ہو گی نہ کہ ریاستی بنیادوں پر اور اس لیے نئے قوانین کو چیلنج کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ لیکن سوال ترمیم شدہ قواعد سے پہلے ہونے والی خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ہے۔ ہمیں اس بات میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ ترمیم شدہ قواعد سے پہلے خالی ہونے والی آسامیاں پرانے قواعد کے تحت ہوں گی نہ کہ نئے قواعد کے تحت۔"

اس طرح یہ طے شدہ قانون ہے کہ مئی 1988 سے پہلے درجہ بندی بورڈ کی ہدایات کے مطابق کی جاتی تھی اور اس لیے انتخاب کا میدان سختی سے سنیارٹی کی بنیاد پر کیا جاتا تھا۔ اب 'بقایا'، 'بہت اچھا'، 'اچھا' وغیرہ کے اصول کی بنیاد پر خفیہ رپورٹوں کے مطابق درجہ بندی کی جا رہی ہے۔ ٹریبونل نے صفحہ 13 پر پیراگراف 14 میں کہا ہے کہ اس نے اس کے سامنے رکھی گئی ڈی پی سی کی کارروائی کا جائزہ لیا تھا اور اس طرح مشاہدہ کیا تھا:

"ہم آگے ڈی پی سی کے حوالے سے الزامات پر غور کریں گے۔ ہم نے جواب دہندگان کے لیے فاضل وکیل کی طرف سے پیش کردہ ریکارڈ دیکھے ہیں جن میں ڈی پی سی کو لکھا گیا نوٹ اور ڈی پی سی کی کارروائی شامل ہے۔ ڈی پی سی کے اجلاس یو پی ایس سی کے ممبر جناب جگدیش راجن کی صدارت میں ہوئی اور اس میں محکمہ محصول کے سکریٹری، سی بی ڈی ٹی کے چیئرمین اور سی بی ڈی ٹی کے ممبر شامل تھے۔ یہ اجلاس 23 سے 25 اور 30 مارچ 1988 کو منعقد ہوئے۔ ہم نے محسوس کیا کہ اراکین نے 30.3.1988 پر ہی کارروائی پر دستخط کیے۔ 141 افراد کے ریکارڈ پر غور کیا گیا اور 65 افراد کا ایک پینل تیار کیا گیا جس میں 4 درجہ فہرست امیدوار شامل تھے۔ درخواست گزار کا نام پینل میں جگہ نہیں پاتا ہے۔ کسی بھی افسر کو 'غیر معمولی' قرار نہیں دیا گیا ہے۔ کمیٹی نے افسروں کو 'بہت اچھا' یا 'اچھا' قرار دیا تھا۔ کچھ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

معاملات میں، تخمینہ کاری کو مہر بند لفافے میں رکھا گیا تھا۔ درخواست گزار کو 'اچھا' قرار دیا گیا۔ پینل میں شامل کسی بھی شخص کی درجہ بندی 'اچھی' نہیں تھی۔

ڈی پی سی جو ایک اعلی سطحی کمیٹی ہے، متعلقہ امیدواروں کی خوبیوں پر غور کرتی ہے اور اپیل کنندہ، اگرچہ زیر غور رہے، کو ترقی نہیں دی گئی۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ ایک کے ایس راؤ اپیل کنندہ کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے متعلقہ وقت پر افسر تھا جبکہ حقیقت میں ایک مینن نے اس کا جائزہ لیا تھا۔ مؤخر الذکر اپیل کنندہ کی کارکردگی کا جائزہ لینے اور خفیہ دستاویزات لکھنے کا اہل نہیں تھا۔ ہمیں ڈر ہے کہ ہم اس سوال میں نہیں جاسکتے۔ یہ ڈی پی سی پر ہے کہ وہ اس وقت غور کرے جب متعلقہ امیدواروں کی تشخیص کی جائے۔ جب ایک اعلی سطحی کمیٹی نے امیدواروں کی متعلقہ خوبیوں پر غور کیا تھا، درجہ بندی کا مشخصہ تھا اور ترقی کے لیے ان معاملات پر غور کیا تھا، تو یہ عدالت ڈی پی سی کی طرف سے اپیلٹ اتھارٹی کے طور پر کی گئی تخمینہ کاری پر نہیں بیٹھ سکتی۔ ڈی پی سی ایک افسر کے جائزے کی بنیاد پر اپنے نتیجے پر پہنچے گا اور آیا وہ خفیہ دستاویزات لکھنے کا اہل ہے یا نہیں، یہ فیصلہ کرنا اور مناسب افسر سے رپورٹ طلب کرنا ان کا کام ہے۔ اس نے یہ مشق کی تھی اور اپیل کنندہ کو ترقی کے لیے موزوں نہیں پایا تھا۔ اس طرح ہمیں مداخلت کے لیے قانون کی کوئی واضح غلطی نہیں ملتی ہے۔

فاضل وکیل کی طرف سے یہ ہمارے نوٹس میں لایا گیا ہے کہ چونکہ اپیل کنندہ کو بعد کی مدت کے لیے بھی معطل کر دیا گیا تھا، اس لیے وہ اس معاملے کے زیر التواء ہونے کی وجہ سے ٹریبونل میں کوئی کارروائی دائر نہیں کر سکی۔ اگر وہ اس طرح کی خلاف ورزی کے خلاف نالاں ہے، تو یہ حکم اسے قانون کے مطابق اپنے حقوق کے خلاف احتجاج کرنے سے نہیں روکتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document